بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۲۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
فی پرچہ ۱ آنہ
المصلح
ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے
جلد ۶ | ۱۷ ار نبوت ۱۳۳۲ھ ش — ۱۷ ار نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۹۱

"ذکرِ حبیب" کے موضوع پر حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی کی تقو

کراچی ۱۶ ار نومبر۔ گذشتہ ہفتہ کی شام کو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی نے جماعت احمدیہ کراچی کے ایک غیر معمولی اجلاس میں "ذکر حبیب" کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ دوران تقریر میں آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت جاننے کے لئے ان الہامات کو پڑھنا از بس ضروری ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرف فرمایا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ حضور علیہ السلام کے الہامات کا گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ اس سے حضور کی سیرت کو سمجھنے اور خود اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ اس کے بعد آپ نے حضور علیہ السلام کے بعض الہامات سنا کر بتایا۔ کہ ان سے حضور کی سیرت پر کیا روشنی پڑتی ہے۔ آپ کی اس تقریر کا خلاصہ جو مکرم عبد المجید صاحب سکرٹری تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ کراچی نے مرتب کیا ہے۔ المصلح کی قریبی اشاعت میں مطالعہ فرمائیں۔ جلسے میں صدارت کے فرائض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے صحابی مکرم جناب مولوی عبد الواحد صاحب میرٹھی نے انجام دیئے۔ آپ نے بھی حضور علیہ السلام کی زندگی کے بعض واقعات سنائے۔ نیز جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب نے "یورپ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ نماز مغرب سے قبل جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے *

* حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی اور جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کے اعزاز میں دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۴ ار نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گلے میں تکلیف اور سر درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سرحد اسمبلی کے ممبر مختلف محکموں کے نظم ونسق کے متعلق حکومت کو مشورہ دیں گے

اس غرض کیلئے عنقریب اسٹینڈنگ کمیٹیاں مقرر کرنے کا فیصلہ اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کی قرار داد متفقہ طور پر منظور کر لی

پشاور ۱۶ ار نومبر۔ صوبہ سرحد میں ممبران اسمبلی امن وامان برقرار رکھنے، ٹیکس وغیرہ لگانے۔ تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچانے تعمیرات صحت عامہ اور جنگلات وغیرہ کے بارے میں صوبائی حکومت کو مشورہ دیں گے۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خاں نے آج ممبران اسمبلی کی اس حیثیت کو تسلیم کرانے کے لئے ایوان میں ایک قرار داد پیش کی۔ جو بالاتفاق منظور کر لی گئی۔ قرار داد میں اسپیکر سے درخواست کی گئی ہے کہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ممبران اسمبلی پر مشتمل اسٹینڈنگ کمیٹیاں بنائی جائیں۔ تا کہ مختلف محکمے نظم ونسق چلانے میں عوامی نمائندوں کے مشورے سے مستفید ہو سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے قرار داد پیش کرتے ہوئے کہا۔ کسی علاقے میں جمہوریت کو کامیاب طریق پر رائج کرنے کے لئے اس قسم کی مشاورتی کمیٹیوں کا تقرر از بس ضروری ہے۔ اس طرح جہاں محکمے عوامی نمائندوں کے مشوروں سے مستفید ہوں گے وہاں خود عوامی نمائندوں کو محکمانہ نظم ونسق چلانے کا تجربہ حاصل ہوگا۔ اور عوام کو سرکاری نقطۂ نگاہ سے آگاہی حاصل ہوتی رہے گی۔ ایوان کے تمام طبقوں نے اس اقدام کا نہایت جوش وخروش کے ساتھ خیر مقدم کیا۔

امریکہ اسرائیل کی سرپرستی کر کے ایک بڑا خطرہ مول لے رہا ہے

عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عبد الخالق حسونہ کا انتباہ

واشنگٹن ۱۶ ار نومبر۔ عرب لیگ کے سکرٹری جنرل ایم عبد الخالق حسونہ نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اسرائیل کو متواتر امداد بہم پہنچا کر ایک بڑا خطرہ مول لے رہا ہے۔ اس کی اس روش کا تیل کی فراہمی اور فوجی اڈوں کے حصول پر اثر پڑنا لازمی ہے۔ اگر مغربی ملکوں کے لئے مشرق وسطیٰ کی دوستی ناگزیر ہے۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ محض فراخ دلانہ امداد سے صورت حال میں خوشگوار تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ مسٹر حسونہ نے کہا۔ امریکیوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ عربوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے سے پہلے حقائق کا جائزہ لیں۔ خواہ وہ حقائق ان کے اپنے نقطۂ نگاہ سے کتنے ہی تلخ کیوں نہ ہوں۔ انہیں یہ کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ عرب ممالک اپنی ہستی اور بقاء کے لئے کمیونزم کے مقابلہ میں صیہونیت کو زیادہ خطرناک تصور کرتے ہیں۔ مسٹر حسونہ نے مزید کہا ہے۔ کہ امریکہ نے دنیائے عرب کے بعض حصوں میں ہوائی اڈے اور دیگر فوجی نوعیت کے اہم ادارے قائم کئے ہیں۔ اگر واقعی تحفظ وبقاء کے نقطۂ نگاہ سے یہ اڈے اور یہ ادارے مغربی طاقتوں کے لئے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ تو پھر امریکہ کو ان ملکوں اور علاقوں کے باشندوں کی دوستی اور خیر سگالی حاصل کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دوران جنگ میں ایک ایسا فوجی اڈا کسی کام نہیں آسکتا۔ کہ جو ایسے لوگوں میں گھرا ہوا ہو۔ کہ جو دوستی کا دم بھرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اسی طرح اگر امریکہ کو عرب ملکوں کے تیل کی ضرورت ہے۔ اور اس کے بغیر اس کا کام نہیں چل سکتا۔ تو پھر اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ وہ عربوں کے جذبات واحساسات کا احترام کرے۔ وہ دوستی کے زبانی دعووں یا فراخدلانہ امداد سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔ وہ جو کچھ چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنے اور اصل حقائق کا جائزہ لینے کی کوشش کی جائے۔ تا کہ حقیقی تعاون قائم ہو سکے۔ امریکی عوام دنیائے عرب کی اصل صورت حال کا اندازہ اپنے اخباروں یا اسی قسم کے دوسرے ذرائع سے نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ مقامی طور پر "صیہونی دباؤ" اس راہ میں ایک بہت بڑی روک بنا ہوا ہے۔

عدالت کو مصدق کا مقدمہ سننے کا اختیار

تہران۔ ۱۶ ار نومبر۔ آج شام ڈاکٹر مصدق کا مقدمہ سننے والی عدالت نے یہ فیصلہ دیا۔ کہ وہ سابق وزیر اعظم ایران کا مقدمہ سننے کی پوری طرح مجاز ہے۔ تہران ریڈیو نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ عدالت نے کافی عرصہ غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ سنایا ہے۔ اس سے پہلے ڈاکٹر مصدق کے آج کے مقدمہ کی جو کارروائی موصول ہوئی تھی۔ اس میں بتایا گیا تھا۔ کہ سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے عدالت میں وکیل استغاثہ کی دو گھنٹے کی بحث کے بعد کہا۔ کہ فضول کی گفتگو سننے کے لئے یہاں ہونا بھی ایک تکلیف دہ قسم کی بد قسمتی ہے۔ جو روا رکھی جا رہی ہے ڈاکٹر مصدق کے ساتھ دوسرے ملزم بھی ہیں۔ ان کے وکیل نے کہا۔ کہ کرنل کے درجہ سے بالا کے فوجی افسر پر مقدمہ چلانے کے لئے شاہ کی اجازت لینا ضروری ہے۔ اس پر ڈاکٹر مصدق کے وکیل نے کہا۔ کہ یہی بات میرے موکل کے لئے بھی لاگو آتی ہے۔

جناح لیگ کے ۴۰۰ کارکن مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

لاہور ۱۵ ار نومبر۔ شیخوپورہ ضلع جناح عوامی لیگ کے ۴۰۰ کارکنوں اور عہدیداروں نے جناح عوامی لیگ سے استعفیٰ دیکر مسلم لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان میں ممتاز افراد یہ ہیں۔ محمد انور کنوینر عوامی لیگ اور مسٹر سلطان علی

نمٹز کو استعفیٰ دینے سے روک دیا گیا

نئی دہلی ۱۵ ار نومبر۔ بھارتی اخباروں کا بیان ہے کہ نئی دہلی کے ذمہ دار سیاسی حلقوں کو معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ کی وزارت خارجہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کشمیر کے استصواب کے ناظم امیر البحر نمٹز کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینے سے روکا جائے۔

تارا سنگھ دہلی پہنچ گئے

دہلی ۱۵ ار نومبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کل شام دہلی پہنچے۔ آپ کے ساتھ اکالیوں کا ایک جتھہ بھی ہے۔ اکالیوں کا ایک اور جتھہ دہلی کے سبزی منڈی ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سکھ مورچہ ۱۸ تاریخ تک ملتوی ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ بالکل غلط ہے۔ کہ میں پنڈت نہرو کی کوٹھی کے سامنے بھوک ہڑتال کروں گا۔ یاد رہے سکھوں کا مورچہ پہلے یکم نومبر کو لگ رہا تھا۔ جسے بدل کر ۱۴ ار نومبر کر دیا گیا۔

شمالی امریکہ پر ایٹمی حملے کے خطرے کو نظر انداز نہ کیا جائے (آئزن ہاور)

اوٹاوا ۱۶ ار نومبر۔ پچھلے دنوں کینیڈا میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور نے کہا۔ آئندہ حفاظتی اقدامات کرنے میں ہمیں یہ امر مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ روس اب اس پوزیشن میں ہے۔ کہ وہ شمالی امریکہ اور اس کے ساتھی ملکوں پر ایٹمی حملہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ امریکہ اور کینیڈا مل کر ایسے دفاعی انتظامات کر سکیں گے۔ کہ جن کے نتیجے میں ہر قسم کے ہوائی حملے کو ناکام بنایا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا۔ شمالی امریکہ میں دفاعی انتظامات بڑھانے سے مغربی یورپ کی دفاعی تنظیم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ان سے ہم نے جو وعدے کئے ہیں۔ انہیں ہم ضرور بپورا کریں گے۔

جراثیمی جنگ کا ایک نیا ثبوت فراہم ہو گیا

ماسکو ریڈیو کا اعلان

لندن ۱۶ ار نومبر۔ ماسکو ریڈیو نے کل رات اعلان کیا۔ کہ ماسکو سے چھپنے والے اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ اس امر کے بعض "مزید ثبوت" فراہم ہوئے ہیں۔ کہ کوریا میں امریکی فوجیں جراثیمی جنگ کی مرتکب ہوئی تھیں۔ ریڈیو نے اعلان کیا کہ تازہ ثبوت کے متعلق موصول شدہ رپورٹیں بعد میں نشر کی جائیں گی۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۷؍ نبوت ۱۳۳۲ھ

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

المصلح کی گذشتہ دو اشاعتوں سے احباب کو علم ہو گیا ہوگا۔ کہ امسال ۲۰؍ نومبر کو جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کی دوسری تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے جو ہدایات اس سلسلہ میں جماعتوں کو فرمائی ہیں۔ وہ بھی اسی اعلان کے ضمن میں شائع ہو چکی ہیں۔ مزید آگاہی کے لئے ہم اسے ذیل میں پھر درج کر رہے ہیں:۔

اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک کے جلسوں کی دوسری تقریب مورخہ ۲۰؍ نومبر بروز جمعۃ المبارک منائی جا رہی ہے۔ مقررین اس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کریں مناسب ہوگا۔ اگر تقاریر کا پروگرام اس طریق پر بنایا جائے۔ کہ حضورؐ کی مکی اور مدنی زندگی اور اس میں ہونے والے اہم واقعات ایک تسلسل کے ساتھ بیان کئے جائیں۔ تاکہ سال میں کم از کم دو دفعہ اسلامی تاریخ کا یہ حصہ سامعین کے ذہنوں میں تازہ کیا جا سکے۔ حضورؐ پاک کے اخلاق فاضلہ پر وضاحت سے روشنی ڈالی جائے۔

جیسا کہ احباب جماعت اسے جانتے ہیں۔ سیرت النبیؐ کے یہ جلسے اپنے اندر بہت بڑے نیک مقاصد رکھتے ہیں۔ اپنوں کی اصلاح اور دوسروں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک بہت بڑا ذریعہ بلکہ سوچا جائے تو اصل ذریعہ یہی ہے۔ کہ ہم سب لوگوں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کو زیادہ سے زیادہ پہنچائیں۔ اور انہیں بتائیں کہ زندگی کے مختلف شعبوں میں حضورؐ کا طریق کار اور طرز عمل کیا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک کے بیان کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ اگر ہم کسی کو "قرآن مکتوب" نہیں سنا سکے۔ تو ہم "قرآن ناطق" اس کے سامنے پیش کر دیں۔ اور قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے کے بعد جو حسین اور خوبصورت عملی تصویر وجود میں آسکتی ہے۔ وہ اسے دکھا دیں۔ اپنوں کے لئے تو خدا تعالیٰ نے خود ہی فرما دیا کہ ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ کی ذات میں نمونہ ہے۔ اس کو دیکھو اور اس طرح اپنی زندگی گذارو۔ اور دوسروں کے لئے (اور خود اپنوں کے لئے بھی) حضرت عائشہ رضؓ نے ایک سوال کے جواب میں نہایت لطیف انداز میں یہ کہا۔ کہ کان خلقہ القرآن۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق تو مجسم قرآن تھے۔ گویا قرآن مجید کی ہر تعلیم کا عملی نمونہ آپؐ کے وجود میں موجود ہے۔ جو قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ وہی آپ کے افعال اور اخلاق تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص حضورؐ کے اخلاق کو دیکھ لے گا۔ تو اسے یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ قرآن مجید کا اصل مقصد اور اسکی اصل تعلیم کیا ہے۔

آج سے ۲۶ برس قبل یعنی ۱۹۲۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی ذریعہ تربیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عام مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ ہر سال ایک خاص دن اس غرض کے لئے مقرر کریں۔ جس میں حضورؐ کی سیرت پاک کو بیان کیا جائے۔ اور اپنی جماعت کو تو اس کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسی سال سے باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ جماعت احمدیہ سیرت النبیؐ کے جلسوں کو منعقد کرتی آرہی ہے۔

۱۹۲۸ء میں متحدہ ہندوستان کے جو معاشرتی مذہبی اور تمدنی حالات تھے۔ اور جس طرح ہندو مسلم اور دوسرے مذاہب کے افراد کے درمیان کشیدگی پائی جاتی تھی۔ اور پھر بالخصوص مسلمان اپنی سیاسی اور معاشرتی پسماندگی اور کمزوری کی وجہ سے اپنے حریفوں کا براہِ راست نشانہ بن رہے تھے۔ اور اسلام اور بانیٔ اسلام کی ذات والاصفات پر ہر طرف سے طعن و تشنیع کے تیر چلائے جا رہے تھے۔ ان حالات میں حضور پرنور کی یہ تجویز اپنی افادی حیثیت میں جس قدر کامیاب رہی اور خاطر خواہ نتائج پر منتج ہوئی۔ اس کی شہادت اس وقت کے اخبارات اور اکثر معزز لوگوں کی آراء سے مل سکتی ہے۔

حضور نے ۶؍ جنوری کو اپنے ایک خطبہ میں ان جلسوں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"لوگوں کو آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر حملہ کرنے کی جرأت اسی لئے ہوتی ہے۔ کہ وہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔ یا اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگ ناواقف ہیں۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے۔ جو یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دئیے جائیں۔ کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپؐ کے حالات زندگی اور آپؐ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے۔ پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے۔"

(الفضل ۱۵؍ جنوری ۱۹۲۸ء)

اور اس کے علاوہ ہدایت کی کہ ان جلسوں میں خاص طور پر دوسرے مذاہب کے لوگوں کو دعوت دی جائے۔ اور ان میں سے شریف الطبع لوگوں سے کہا جائے۔ کہ وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے متعلق اپنے تاثرات بیان کریں۔ چنانچہ ایسے ہی جلسوں میں سینکڑوں غیر مسلموں نے نہایت شاندار الفاظ میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کو خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے متعلق جو غلط فہمیاں تعصب۔ جہالت یا کسی اور وجہ سے ان کے دماغوں میں پیدا ہو رہی تھیں۔ ان میں کمی ہونی شروع ہو گئی۔ اور بعض غیر مسلموں نے اقرار کیا۔ کہ یہ جلسے ان کی اکثر غلط فہمیوں کو دور کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ واقعہ میں اگر کوئی اسوہ قابل تقلید ہے۔ تو وہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی ہے۔ ۱۹۲۸ء میں ان جلسوں کی تجویز اس شکل میں بے شک ہندوستان کے مخصوص حالات کی وجہ سے تھی۔ اور آج پاکستان کی حالت اس سے بہت حد تک مختلف ہے۔ لیکن کسی کو یہ وہم نہیں گذرنا چاہیئے۔ کہ شاید اب ان جلسوں کی یہ غرض اگر ختم نہیں ہوئی تو معمولی رہ گئی ہے۔ پاکستان میں اب پہلے سے بھی زیادہ ان جلسوں کے انعقاد کی ضرورت ہے۔ اور متحدہ ہندوستان کے اس وقت کے مسلمان سے پاکستان کا آج کا مسلمان اب زیادہ ذمہ دار اور خدا کے حضور جواب دہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو احسانات ہم پر اور تمام بنی نوع انسان اور باقی کائنات پر ہیں۔ ان کا تقاضا ہے کہ اول تو ہم خود کثرت کے ساتھ حضورؐ کی ذات پر درود بھیجیں اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ان غلط فہمیوں کو دور کریں۔ جو آج غیر مسلموں کے دلوں میں حضورؐ کے متعلق موجود ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ جس طرح ایک غیرت مند بچہ یہ گوارا نہیں کرتا۔ کہ اس کے والد کے نام پر کسی قسم کا دھبہ آئے۔ اور اس کے متعلق غلط طور پر کوئی بات لوگوں میں پھیل جائے۔ اسی طرح ایک عام مسلمان بھی ہرگز یہ پسند نہیں کر سکتا۔ کہ کسی شخص کے زبان و قلم سے تو کیا دل میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے متعلق کوئی غلط فہمی ہو۔

پاکستان کے وجود میں آنے سے اب باقی دنیا کے لوگوں کی نظر پاکستان پر اس نقطۂ نگاہ سے پڑتی ہے۔ کہ یہاں کے رہنے والے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھنے والے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اسلام سے وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہمارا اور زیادہ فرض ہے۔ کہ ہم دنیا کو اسلام کے محاسن حقیقی سے آگاہ کریں۔ جس کا ایک بہترین ذریعہ یہ ہے۔ کہ ہم اسلام کی اصل اور زندہ تصویر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود کو ان کے سامنے زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔ اور آپؐ کے اخلاق اور فضائل سے انہیں آگاہ کریں۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اس کا عقیدہ ہے۔ کہ کل برکۃ من محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ ہر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض اور توسط سے ہم تک پہنچی ہے۔ اس سے قبل ۲۰؍ جون کو بھی یہ فرض ادا کر چکی ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے ۲۰؍ نومبر کو بھی دوبارہ اس فرض سے عہدہ برآ ہوگی۔

ہمیں امید ہے۔ کہ پاکستان اور بیرون پاکستان کی تمام احمدی جماعتیں بالخصوص حسب سابق اس دن اپنے اپنے ہاں اس جلسہ کے انعقاد کی پوری کوشش کریں گی۔ اور خاص طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ میں گذشتہ ارشادات اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے موجودہ ہدایات کو جو مذکورہ اعلان میں درج ہیں۔ ملحوظ رکھتے ہوئے بخیر و خوبی اس نیک مقصد کو تکمیل تک پہنچائیں گی۔

سٹیج ٹکٹ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی سٹیج پر بہت محدود سیٹوں کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے احباب جو سٹیج ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ متعلقہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۱۵؍ دسمبر ۵۳ء سے قبل دفتر دعوۃ و تبلیغ میں اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ امراء صاحبان از خود بھی موزوں احباب کی سفارش کر سکتے ہیں۔ جو درخواستیں ۱۵؍ دسمبر ۵۳ء کے بعد وصول ہوں گی۔ ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ آخر میں اس امر کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ کہ ٹکٹیں حسب گنجائش ہی جاری کی جا سکتی ہیں۔ غیر احمدی شرفاء کے لئے سٹیج کے پاس علیحدہ انتظام بھی ہے۔ جہاں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ ایسی ٹکٹوں کے حصول کے لئے بھی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۱۵؍ دسمبر ۵۳ء تک درخواستیں بھجوا دی جائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں

انتیسویں دعاء

یاحفیظ یاعزیز یارفیق ص۵۵۳

ترجمہ اسے بہت ہی حفاظت کرنے والے اے غالب اور اے رفیق۔

ان اسماء الٰہیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا۔ اس کا علاج خدا تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اس کے ناموں کا ورد کیا جائے"۔

تیسویں دعاء

بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی بسم اللہ الغفور الرحیم بسم اللہ البر الکریم یاحفیظ یاعزیز یا رفیق یاولی اشفنی ص۴۸۵

(ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے۔ اس کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو غفور الرحیم ہے میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا کریم ہے۔ اے حفاظت کرنے والے اے غالب اے رفیق اور اے ولی تو مجھے شفاء دے۔

اس دعا کے متعلق لکھا ہے حضرت اقدس کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک اماس سا نمودار ہوا۔ جس سے بہت تکلیف ہوئی حضور نے دعا فرمائی تو (مندرجہ بالا) فقرات۔ الہام ہوئے۔ دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہو گئی۔ (تذکرہ ص۴۸۵)

اکتیسویں دعاء

"رب اشف زوجتی ھٰذہ واجعل لھا برکات فی السماء و برکات فی الارض"۔ ص۵۱۰

(ترجمہ) اے میرے رب میری بیوی کو شفا بخش اور اس کو آسمانی اور زمینی برکتیں عطا فرما۔

بتیسویں دعاء

"رب انی مغلوب فانتصر فسحقھم تسحیقا"۔ ص۶۰۰

(ترجمہ) اے میرے خدا میں مغلوب ہوں، میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ اور ان کو اچھی طرح پیس ڈال۔

تینتیسویں دعاء

رب لا ترنی زلزلۃ الساعۃ رب لا ترنی موت احد منھم (ص۵۴۲)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھا۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھا۔

چونتیسویں دعاء

"رب ارنی زلزلۃ الساعۃ" (ص۵۵۰)

(ترجمہ) خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہو

پینتیسویں دعاء

"رب ارنی اٰیۃ من السماء"۔ (ص۵۵۳)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھا۔

چھتیسویں دعاء

رب سلطنی علی النار" ص۵۴۸

(ترجمہ) اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کر دے۔

سینتیسویں دعاء

"یا اللہ رحم کر" (ص۶۵۹)

اڑتیسویں دعاء

"رب اخرجنی من النار" ص۶۶۹

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔

انتالیسویں دعاء

اشفنی من لدنک وارحمنی (ص۵۵۳)

(ترجمہ) اے خدا مجھے اپنی طرف سے شفا اور رحم نازل کر۔

چالیسویں دعاء

رب لا تضیع عمری وعمرھا واحفظنی من کل اٰفۃ ترسل الیّ (ص۵۵۲)

ترجمہ اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کر۔ اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ رکھ جو میری طرف بھیجی جائیں

اکتالیسویں دعاء

"رب فرق بین صادق وکاذب انت تری کل مصلح وصادق" (ص۵۶۰)

(ترجمہ) اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔

بیالیسویں دعاء

"رب ارنی انوارک الکلیۃ" (ص۵۶۵)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا۔

تینتالیسویں دعاء

"ربنا اغفر لنا ذنوبنا انا کنا خاطئین" (ص۵۸۸)

(ترجمہ) اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش کہ ہم خطا پر تھے۔

چوالیسویں دعاء

"رب علمنی ما ھو خیر عندک" (ص۶۰۲)

(ترجمہ) اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

پینتالیسویں دعاء

"اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ"۔ (ص۶۰۳)

چھیالیسویں دعاء

"رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین" ص۶۰۹

(ترجمہ) اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے۔ اور صالحین کے ساتھ مجھے ملا۔

سینتالیسویں دعاء

"رب لا تبق لی من المخزیات ذکرا"۔ ص۶۱۲

(ترجمہ) اے میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔

اڑتالیسویں دعاء

"رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا" (ص۶۲۵)

(ترجمہ) اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

انچاسویں دعاء

"رب زدنی عمری وفی عمر زوجی زیادۃ خارق العادۃ" (ص۶۳۸)

(ترجمہ) اے میرے رب میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادتی فرما۔

پچاسویں دعاء

"رب احفظنی فان القوم یتخذونی سخرۃ"۔ ص۶۲۶

(ترجمہ) اے میرے رب میری حفاظت کر۔ کیونکہ قوم نے مجھے ہنسی اور تمسخر کی جگہ ٹھہرا لیا۔

۵۱ دعاء

"ربنا افتح بیننا وبینھم" (ص۶۴۸)

(ترجمہ) اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔

۵۲ دعاء

"یا اللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے"۔ (ص۶۵۳)

۵۳ دعاء

"اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا"۔ ص۶۵۸

۵۴ دعاء

"اصلح بینی وبین اخوتی" (ص۶۶۳)

(ترجمہ) اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔

۵۵ دعاء

"رب ارنی حقائق الاشیاء"۔ (ص۶۷۰)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔

۵۶ دعاء

"رب اجعلنی غالبا علی غیری"۔ (ص۶۷۱)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے غیر پر غالب کر دے۔

۵۷ دعاء

"رب ارحمنی ان فضلک ورحمتک ینجی من العذاب" (ص۶۷۹)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھ پر رحم فرما کہ تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔

۵۸ دعاء

"رب اجزہ جزاءً اوفیٰ"۔ (ص۶۷۵)

ترجمہ اے رب اسے پوری پوری جزا دے۔

۵۹ دعاء

"رب ھب لی ذریۃ طیبۃ" (ص۶۸۵)

(ترجمہ) اے میرے رب مجھے پاک ذریت عطا فرما۔

دعائیہ فقرات

یہ وہ دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں پائی جاتی ہیں۔ اور جو دنیا کی بلاؤں مصیبتوں اور غموں سے نجات پانے کا ایک موثر ذریعہ ہیں۔ ان کے علاوہ چار دعائیہ فقرات بھی ہیں۔ چنانچہ پہلا دعائیہ فقرہ جو الہام کے ذریعہ نازل ہوا یہ ہے۔

"اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے"۔ (ص۶۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "کہ میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے"۔ دوسرا دعائیہ فقرہ جو الہام کے ذریعہ نازل ہوا ہے۔ کہ "اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے"۔ (ص۶۹۸) تیسرا دعائیہ فقرہ یہ ہے۔ کہ "خدا قاتل تو باد و مرا از شر تو محفوظ دارد"۔ (ص۵۹۸) یعنی اے دشمن تو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ خدا تجھے تباہ کرے۔ اور تیرے شر سے مجھے محفوظ رکھے۔ چوتھا دعائیہ فقرہ یہ ہے۔ "خدا تمہیں سلامت رکھے"۔

شکر باری تعالیٰ

ان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں "شکر باری تعالیٰ" کے موضوع پر مشتمل چند کلمات بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک طبعی بات ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشکلات سے یا بیماریوں آفات اور مصائب سے نجات پاتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے۔ اور گو ہر انسان اپنی زبان میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کر سکتا ہے اور لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص مقصد کے ماتحت قائم کیا ہے۔ اور ہزاروں ہزار لوگ جو اپنے ضروری کاروبار کو چھوڑ کر محض خوشنودی خدا کی خاطر جلسہ سالانہ پر آتے ہیں۔ انہیں خدا تعالےٰ کا مہمان قرار دیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب صرف ڈیڑھ ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس قلیل عرصہ میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور افراد جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنا اپنا چندہ جلد سے جلد ادا کر دیں تاکہ جلسہ کے اخراجات کے لئے سہولت ہو سکے۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے سلسلہ کو کافی بار برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ملتمس ہوں کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس چندہ کے جلد سے جلد اور باشرح ادا کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور جو دوست اپنا چندہ باشرح ادا فرمائیں۔ ان کی اسم وار فہرست معہ ضروری کوائف کے ارسال فرمائیں۔ تاکہ ایسے دوستوں کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی تحریک کی جا سکے۔

عہدہ دار احباب اسی اعلان کو بار بار جماعت کے دوستوں کو سناتے رہیں۔ اور اپنی جماعت کے محصل صاحبان کو تاکید فرمائیں کہ وہ افراد جماعت احمدیہ سے جلسہ سالانہ کے چندہ کی وصولی کے لئے پوری جدو جہد سے کام لیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد سعید صاحب دیہاتی مبلغ کو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے نورنگ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں مقرر کیا گیا تھا۔ ایک عرصہ سے ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی اور نہ ہی کوئی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ نہ انہوں نے دفتر کے کسی خط کا جواب دیا ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر نظارت ہذا کو مطلع کریں۔ اگر کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ تو وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدنے والوں کی خدمت میں گذارش

جن احباب نے "الشرکۃ الاسلامیہ" کے حصے خریدے ہیں۔ اگر ان میں کوئی صاحب ایسے ہیں۔ جنہیں ان کی ادا کردہ رقم کی رسید نہیں ملی تو وہ دفتر ہذا کو لکھ کر رسید حاصل کر لیں۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی۔ اور مولوی محمد عطاء اللہ صاحب نے جو رسیدات جاری کی ہیں۔ وہ دفتر ہذا کی رسیدات سمجھی جائیں۔ ابتداء میں الگ رسیدات طبع نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے جس دوست کو رسید نہ ملی ہو۔ وہ اب دفتر میں اطلاع دے کر حاصل فرما لے۔ نیز اس دفتر کو "الشرکۃ الاسلامیہ" ہی کے متعلق تحریر فرمائیں۔ "دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن" دوسری کمپنی ہے۔ جس کا تعلق تحریک جدید سے ہے۔

(انچارج صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اچھی مائیں

اولاد کے متعلق والدین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ماں باپ کا فرض ہے کہ اولاد کی تربیت اسلامی تعلیم کے مطابق کر کے انہیں صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کرے اولاد مستقبل کی ضامن اور محافظ ہوتی ہے۔ انہی چھوٹے بچوں نے بڑے ہو کر قومی ذمہ داریوں کو سنبھالنا ہے۔ اگر ان کی تربیت صحیح رنگ میں ہوگی۔ تو قوم کا مستقبل شاندار ہوگا پس اولاد کی تربیت ایک نہایت ضروری اور نازک ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔

تربیت اولاد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ایک نہایت مفید اور قیمتی مضمون تحریر فرمایا ہے صیغہ نشر و اشاعت کی درخواست پر آپ نے ازراہِ عنایت یہ مضمون۔ اس صیغہ کو اشاعت کے لئے عطا فرمایا۔ چنانچہ یہ مضمون بعنوان "اچھی مائیں" تربیت اولاد کے متعلق دلکش سنہری گر شائع ہو چکا ہے۔

اب یہ آپ کا فرض ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔ اور ان مفید اور اہم نصائح پر عمل کریں۔ اور ان کے مطابق اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

قیمت فی نسخہ ۳؍ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر نشر و اشاعت ربوہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے نام ضروری ارشاد

"(۱) اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی ہے۔

(۲) میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر میں حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری یادداشت۔

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت۔ امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔

امانت دہندگان کی سہولت کے لئے

لاہور یا کراچی دوست تحریک جدید کی رقوم نیشنل بنک آف پاکستان کراچی لائیڈز بنک لاہور یا حبیب بنک لاہور میں جمع کرا سکتے ہیں۔ بنک کی رسید ہمیں بھیج دیں تو ہم۔ ان کے حساب میں رقم جمع کر لیں گے۔

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لئے دفتر امانت تحریک جدید ربوہ سے خط و کتابت کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

سالانہ کارگزاری مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

(۲)

شعبہ تعلیم:- مجالس کے ممبران کی اکثریت تعلیم یافتہ ہے۔ اگرچہ غیر تعلیم یافتہ بھی کم نہیں وہ اپنے کاروباری اوقات کے لحاظ سے کسی پروگرام کے ماتحت کام کرنے کے لئے معین وقت نہیں دے سکتے چنانچہ یہ مشکل کوئی منتظم تعلیمی پروگرام بنانے میں بڑی روک ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے مجلس نے امتحانات کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ جس میں ترجمہ قرآن مجید۔ دینی مسائل۔ اور لٹریچر سلسلہ وغیرہ سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے علاوہ نصاب کے مقرر کئے گئے۔ اس سکیم کے ماتحت پہلا امتحان ماہ اگست میں لیا گیا اس امتحان میں پہلے پارے کے پہلے ربع کا ترجمہ کشتی نوح۔ نماز مترجم۔ دعائے جنازہ۔ دعائے قنوت۔ سوتے وقت کی دعا اور تعلق باللہ کا نصاب مقرر کیا گیا۔

تعلیمی شوق پیدا کرنے کے لئے تین حلقوں میں لائبریریاں قائم ہیں۔ ان میں سے ایک حلقہ کی لائبریری میں ۴۰۰ سے زائد کتب ہیں۔ عام معلومات میں اضافہ کی غرض سے ۸ دارالمطالعہ قائم کئے گئے۔ ایک مرکزی لائبریری حلقہ رتن باغ میں قائم کرنے کی سکیم زیر غور ہے۔ تین حلقوں میں ان کی مقتدر دوری اجلاسوں میں دعائیں در ثمین اور کلام محمود سے نظمیں یاد کرنے کا بندوبست جاری رہا۔ اس کے علاوہ مبلغ سلسلہ اور حلقوں کے مقررین سے دینی اور تربیتی مسائل پر لیکچر کرائے جاتے رہے قرآن مجید۔ تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس حلقوں میں ہوتا رہا۔ اس وقت قرآن مجید باترجمہ تین حلقوں میں پڑھانے کا انتظام ہے۔ باقی حلقوں میں بھی یہ انتظام جاری کرانے کے لئے ایسے احباب کی ایک فہرست تیار کی جاتی رہی ہے۔ جو قرآن مجید باترجمہ پڑھا سکتے ہوں۔ اس کے علاوہ ایسے بزرگ بھی جو ترجمہ پڑھانا جانتے تو ہیں۔ مگر وقت نہیں دے سکتے۔ تاکہ کسی طرح ان سے وقت حاصل کرنے کا معاملہ طے کر کے ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

خدمت خلق کی سکیم پر پوری طور پر عمل کرنے کے لئے -/۹۸ روپے کے قریب رقم حلقوں سے اکٹھی کی گئی۔ اس کے علاوہ ۱۰ نفر انفرادی طور پر ۷۰ فرباء اور مساکین کو دو وقت کھانا کھلایا گیا۔ ۲۲ بیماروں کو ان کی دوائی وغیرہ لانے میں ان کی مدد کی گئی۔ -/۹۰ روپے بھی لاچار اور ضرورت مندوں کو دیئے گئے۔ دو غیر احمدی احباب کے جھگڑوں کا فیصلہ کرایا گیا۔ ایک بڑی سڑک نالے کی درستی کے لئے چندہ اکٹھا کر کے اس کی مرمت کرائی گئی۔ پچاس افراد کو ہیضہ کے ٹیکے لگائے گئے۔ ایک بکرا ذبح کر کے صدقہ کے طور پر دیا گیا۔ ایک بیوہ بوڑھی عورت کے ہاں بہشتی کے ذریعہ پانی کا بندوبست کرایا گیا۔ دو مستورات کے خطوں کا انتظام کیا گیا۔ یہ خط غیر احمدی احباب کی طرف لکھے اور پڑھے گئے ہیں۔ مدد کی گئی۔

خدمت خلق کے سلسلہ میں سب سے مفید اور اہم کام جو مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ مریضوں کو خون دینے کی سکیم ہے۔ اس سکیم کے ماتحت ایک بلڈ ڈونرز کارپس بنائی گئی۔ جس میں فی الحال ۱۰۰ ممبر بھرتی کرنے کا وعدہ افسران ہسپتال یا بلڈ بنک کو دیا گیا ہے۔ یہ کام ناظم صحت جسمانی کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ اس وقت تک پچاس ممبر بنائے جا چکے ہیں۔ جن میں سے ۲۰ ممبران کے خون کا معائنہ ہو چکا ہے۔ ممبران پانچ پانچ یا سات سات کے گروہ میں خون کے معائنہ کے لئے بلڈ بنک جاتے ہیں۔ تمام ممبران کے خون کا معائنہ ہو چکنے کے بعد اخبارات میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ جن مریضوں کو خون کی ضرورت ہو۔ وہ ایک معین وقت میں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور واقع مسجد احمدیہ دہلی گیٹ میں پہنچ کر اطلاع دیں۔ خون صرف ایسے ہی مریضوں کو ملے گا۔ جن کے پاس ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ ہو گا کہ حقیقتاً اس کو خون کی ضرورت ہے۔ خون بغیر تفریق مذہب مل سکے گا۔ تمام ممبران کے خون کا ریکارڈ معہ ان کے گروہوں اور کاروباری پتوں کے دفتر میں محفوظ رکھا گیا ہے۔ ۱۰۰ ممبران کی تعداد پورا کرنے کے بعد اس سکیم کو بڑھانے اور مزید والنٹیر حاصل کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

شعبہ وقار عمل:- دو حلقوں کی مساجد کی وسعت کے سلسلے میں خدام نے اپنے ہاتھوں کام کر کے بڑا اچھا نمونہ پیش کیا۔ ایک مسجد کی دیوار بنانے میں خدام نے نمایاں حصہ لیا۔ حلقوں کی مساجد و دارالمطالعہ۔ لائبریریوں کی صفائی کے علاوہ جامع مسجد دہلی گیٹ میں تین حلقوں نے وقار عمل منایا نیز حلقہ نے تین گھنٹے صفائی کرنے میں لگائے۔ حلقہ رتن باغ کے اندر رود رتن باغ ۲۷۵ فٹ لمبی سڑک پر مٹی ڈالکر ہموار کیا گیا۔ ایک حلقہ میں بالا دستوں کی امداد پر گندے نالے کی صفائی درستی کی سکیم پیش کی گئی جس پر انہوں نے عملی کاروائی کرنے کا وعدہ فرمایا عیدوں کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ نے صفائیاں لگانے۔ دریاں بچھانے اور پانی پلانے کی ڈیوٹی ادا کی۔ اسی طرح ہر جمعہ کے موقعہ پر جامع مسجد میں خدام سائیکلوں اور سائیکلوں کی حفاظت کی ڈیوٹی دیتے رہے۔ عید کے موقعوں پر قربانی کی کھالوں کو حلقہ وار اکٹھا کر کے جامع مسجد میں پہنچانے کا بندوبست خدام نے ادا کیا۔

شعبہ اطفال:- اطفال کی تنظیم ابھی اطفال کی حلقہ وار فہرستیں مرتب کرنے اور ان کے مربی مقرر کرنے تک ہی محدود رہی ہے۔ پانچ حلقوں میں یہ تنظیم بمقابلہ دوسرے حلقوں کے کسی قدر بہتر ہے جن میں اطفال کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں۔ ماہ اگست کے ٹرپ میں اطفال نے بھی حصہ لیا ایک طفل نے علمی مقابلے میں حصہ لے کر اول انعام حاصل کیا جس میں خدام بھی شامل تھے۔ ایک حلقہ سے اطفال کے ورزشی۔ علمی اور دینی مقابلے کرائے۔ اور اول دوم رہنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اطفال میں تنظیم کرنے کے لئے نئے پروگرام کے ماتحت اطفال کے مقامی اجتماع میں کھیلوں اور دوسرے مقابلوں میں انعامات دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس وقت تمام حلقوں کے اطفال صرف بجٹ کے لحاظ سے چندہ میں شامل ہیں۔ چندہ اجتماع بھی آہستہ آہستہ فی طفل وصول کیا جا رہا ہے۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی:- اس شعبہ میں حلقے بغیر کسی تنظیمی پروگرام کے اپنے طور پر صحت جسمانی و ذہانت کو قائم رکھنے کے لئے مختلف ذرائع اور طریقے اختیار کرتے رہے۔ مثلاً فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ کشتی رانی وغیرہ وغیرہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس شعبہ کے ناظم مقرر ہو گئے ہیں۔ مقامی طور پر اس امر میں دلچسپی قائم رکھنے کی غرض سے ایک ٹرپ دریائے راوی پر کیا۔ جس میں ۷۰ خدام نے شرکت کی۔ خدام کے علاوہ جماعت کے بعض بزرگان کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر علمی۔ دینی۔ ورزشی وغیرہ مقابلے ہوئے۔ اور اول دوم رہنے والوں کو انعام تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ خدام نے جو اپنا کھانا پروگرام کے مطابق ہمراہ لائے تھے۔ اکٹھے بیٹھ کر کھایا۔ ٹرپ کو دلچسپ اور کامیاب بنانے کے لئے ہر خادم سے چار آنے وصول کئے گئے۔ اسی رقم سے شامل ہونے والوں کی مٹھائی اور پھل سے تواضع کی گئی۔ ٹرپ میں انصار کی دوڑ بھی کرائی گئی۔ اس کے علاوہ ۸ خدام کرکٹ کھیلنے اور تیراکی کرنے چار ایک ساتھ کلب میں ورزش کرنے کے لئے جاتے رہے۔ اسی طرح دو حلقوں کے بعض اراکین صبح اٹھ کر سیر و تفریح کے لئے جاتے رہے۔ ایک حلقہ میں والی بال کی ٹیم قائم ہے۔ اسی ضمن میں یہ بھی کوشش جاری ہے۔ کہ لاہور میں ایک دو ٹیمیں تیار کی جائیں۔ تاکہ وہ اراکین مجلس میں سلسلہ کے کاموں میں تعاون کرنے اور مجلس کے پروگراموں کو کامیاب بنانے میں ممد ہوں۔

شعبہ ایثار و استقلال:- ایک حلقہ کے خدام کو جو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کے نزدیک رہتے ہیں وہاں کے رکن ایسے ہیں جو ہر وقت کام کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مجلس کی اکثر اطلاعات اراکین کے ذریعہ دوسرے حلقوں میں بھیجی جاتی ہیں۔ اب جب کہ دفتر ایک دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہے تو اردگرد کے حلقوں کے خدام بڑی رضا مندی اور شوق سے سلسلہ اور مجلس کے کاموں کو کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ والنٹیر حاصل کرنے میں کسی وقت کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ حالانکہ دفتر منتقل کرنے سے مجلس کی بیداری بڑھ گئی ہے۔

متفرق مساعی:- مجلس عاملہ کے ممبران جن کی تعداد موجودہ تنظیموں کے لحاظ سے ۱۶ ہے کے قریب پہنچ چکی ہے۔ کسی امر کے متعلق جلد فیصلے کے لئے مجلس عاملہ کے علاوہ مجلس ناظمین کے اجلاس بھی ہوتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ہر دو مجالس کے ۱۰ کے قریب ہفتہ وار دوری اجلاس ہوئے جن میں وہ مقامی اجلاس بھی شامل ہیں۔ جو فسادات کے ایام میں ہوتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم قائد و نائب قائد صاحبان نے حلقوں میں دوروں کے علاوہ ناظمین نے بھی دورے کئے۔ جن کی مجموعی تعداد ۷۲ تک پہنچتی ہے۔ ان دوروں میں خدام کو ہر طرح کی تحریک و تلقین کی جاتی رہی۔ ان دوروں کے علاوہ ایسے دورے بھی ہیں۔ جو خاص پروگرام اور سکیم کے ماتحت کئے جاتے رہے۔ جن کی تعداد ۵۰ کے لگ بھگ ہے۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے اعزاز میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے افطاری کی ایک دعوت کا انتظام کیا۔ جس میں مجلس عاملہ کے ممبران کے علاوہ جماعت کے چیدہ چیدہ بزرگوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اسی طرح عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مکرمی ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور محمد یحییٰ صاحب ناظم مال نے اراکین مجلس عاملہ کو دعوت چائے دی۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام سیرت النبی کا جلسہ ٹی ٹی کالج ہال میں کیا گیا۔ اس کے علاوہ تین ماہوار اجلاس کئے گئے۔ جن میں ماہوار رپورٹ کارگزاری گذشتہ ماہ سنانے کے علاوہ سلسلہ کے تین ماہوار اجلاس کئے گئے۔ جن میں ماہوار رپورٹ کارگزاری گذشتہ ماہ سنانے کے علاوہ سلسلہ کے بزرگوں اور عہدیداروں مجلس خدام الاحمدیہ سے بھی مختلف موضوعات پر تقریریں کرائی جاتی رہیں۔ بعض تربیتی اور علمی فلمیں دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ ایک اجلاس میں مجلس نے اجتماع کے سلسلہ میں آٹھ مطالبات کو کماحقہ پورا کرنے کا عہد کیا۔

سابق قائد کی رخصت پر نائب قائد کو ان کی جگہ قائم مقام قائد نامزد کیا۔ اور دفتر مسجد احمدیہ میں منتقل کر دیا۔ دفتر معین وقت کیلئے کھلتا ہے۔ دفتر میں تمام ریکارڈ رکھا گیا ہے۔ ہر حلقہ کی اور ناظم اور دیگر مقامی عہدیداروں کی الگ الگ فائلیں بنائی گئی ہیں۔ ہر ناظم کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کے آخری اجلاس میں دے۔ حلقوں میں اطلاعات بھیجنے کے لئے ایک کارکن رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری ان مساعی میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور آئندہ آنے والوں کو بھی اس قسم کا جذبہ اور اخلاص عطا کرے۔ کہ وہ ان امور کو پہلے سے زیادہ ترقی دیں اور قائم رکھ سکیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

تحقیقاتی عدالت میں "زمیندار" کے سابق ایڈیٹر مسٹر اے آر شبلی نے جو بیان دیا تھا۔ اس کا کچھ حصہ کل شائع ہو چکا ہے۔ ان کے بیان کا باقی حصہ درج ذیل ہے:۔

سوال:۔ اپنا بیان دیکھئے کیا وجہ ہے۔ کہ اس میں مسٹر دولتانہ اور آپ کی ملاقاتوں کا کوئی ذکر ہی نہیں؟

جواب:۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے اس کا ذکر کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ لکھا نہیں گیا۔ افسر نے مجھ سے یہ دریافت کیا تھا۔ کہ آیا میں مسٹر دولتانہ سے ملا ہوں یا نہیں۔

میں نے پڑھنے کے بعد بیان پر دستخط کئے تھے

سوال:۔ کیا آپ نے افسر سے کہا تھا۔ کہ بعض باتیں جو آپ نے کہی ہیں وہ لکھی نہیں درج نہیں ہیں؟ جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ۲۶ر نومبر کے اشتہار کے بارے میں بیان میں کچھ بھی درج نہیں؟

جواب:۔ میں نے کہہ دیا تھا۔ کہ مولانا اختر علی خاں کو اشتہار کی اشاعت کے متعلق علم ہوگا۔ ہو سکتا ہے فوجی افسر نے مولانا اختر علی خاں سے پوری طرح دریافت کیا ہو۔ اگر فوجی افسر مجھ سے اشتہار کی تفصیلات معلوم کرتا تو جو کچھ مجھے معلوم تھا۔ میں نے بتا دیا ہوتا۔

سوال:۔ کیا آپ اب ملت میں ملازم ہیں؟

جواب:۔ جی ہاں۔ مارچ ۵۳ء میں زمیندار بند ہو گیا۔ مئی ۵۳ء میں ملت نکلا اور میں نے اس کا ایڈیٹر بننا منظور کر لیا۔

سوال:۔ کیا ملت خواجہ نذیر احمد کی ملکیت ہے؟

جواب:۔ نہیں۔ یہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لمیٹڈ کی طرف سے نکلتا ہے۔

سوال:۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ صرف خواجہ نذیر احمد کی ملکیت ہے؟

جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ آپ کو کس نے ملازم رکھا؟ کیا خواجہ نذیر احمد نے؟

جواب:۔ مجھے سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ملازم رکھا۔ میرا نام مسٹر مرغوب صدیقی اور فضل محمود نے تجویز کیا تھا۔ دونوں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے عملہ کے ممبر ہیں۔ اور میرے دوست ہیں

مجھے تقرری کا حکم سول اینڈ ملٹری گزٹ کے منیجر مولوی محمد یعقوب خاں کی طرف سے ملا۔ مولوی محمد یعقوب خاں لاہوری فرقہ کے احمدی ہیں۔

سوال:۔ آپ کو کیا تنخواہ ملتی ہے؟

جواب:۔ ساڑھے چار سو روپیہ۔

"تباہ کن پریشانیوں کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے" اس عنوان کے تحت مضامین مولانا اختر علی خاں نے میرے مشورہ کے بغیر خود لکھے۔

غلام حیدر کے مضامین

سوال:۔ کیا چودھری غلام حیدر خاں کسی دوسرے نام سے زمیندار میں کچھ لکھا کرتے تھے۔؟

جواب:۔ جی ہاں۔

سوال:۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ "مفکر" "مبصر" اور "محقق" کے نام سے کچھ مضامین چودھری غلام حیدر خاں نے لکھے ہوں۔

جواب:۔ ممکن ہے۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ واقعی انہوں نے اس نام سے کوئی مضمون لکھا ہو۔

سوال:۔ کیا آپ پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ آپ نے ۲ر نومبر کا اشتہار اس طرح شائع کیا۔ جس طرح وہ اخبار میں نکلا؟

جواب:۔ نہیں۔ کیونکہ میں رات کی ڈیوٹی پر نہیں تھا۔

سوال:۔ کیا مولانا داؤد غزنوی یا مولانا ابوالحسنات نے اس کے متعلق کوئی تحقیقات کی؟

جواب:۔ میں نہیں جانتا۔ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مولانا اختر علی خاں سے اس کے متعلق پوچھا ہو۔ لیکن مجھے اتنا معلوم ہے۔ کہ زمیندار نے اس کی تردید کر دی تھی۔ یہ تردید اس وقت شائع ہوئی جبکہ اس کے متعلق عام تبصرہ شروع ہؤا۔

سوال:۔ کیا نومبر میں ختم نبوت کا کوئی ہفتہ منایا گیا؟

جواب:۔ نہیں۔ ایسا ہفتہ منانے کا ارادہ تھا۔ لیکن اسے ملتوی کر دیا گیا۔ ختم نبوت کا ہفتہ منانے کی تجویز پر میری موجودگی میں مولانا اختر علی خاں اور مجلس عمل کے بعض ممبروں میں بات چیت ہوئی۔ میں نے مجلس عمل کی کسی باقاعدہ میٹنگ میں شرکت نہیں کی۔ میرا کمرا ایڈیٹر پرائیٹ کے کمرہ کے ساتھ تھا۔ جہاں مجلس عمل کے اجلاس ہوتے تھے مجھ سے فوجی افسر نے دریافت کیا تھا۔ کہ آیا میں نے مجلس عمل کے کسی اجلاس میں شرکت کی۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ میں نے مجلس کے کسی باقاعدہ اجلاس میں شرکت نہیں کی۔ لیکن بعض غیر رسمی جلسوں میں موجود ہوتا تھا۔ اور اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت سے جو کچھ ہوتا تھا۔ مجھے اس کا علم تھا۔

سوال:۔ کیا کسی فوجی افسر نے آپ سے یہ دریافت کیا۔ کہ مجلس عمل کے جس اجلاس میں آپ نے شرکت کی۔ اس میں کیا ہؤا؟

جواب:۔ مجھ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا میں نے مجلس عمل کی کسی میٹنگ میں شرکت کی۔ میں نے اس کا جواب نفی میں دیا۔ لیکن یہ بھی کہا۔ کہ مولانا اختر علی خاں مجھے بتا دیا کرتے تھے کہ مجلس کے اجلاس میں کیا ہو رہا ہے

سوال:۔ کیا آپ نے ہفتہ ختم نبوت کے متعلق فوجی افسر کو کچھ بتایا؟

جواب:۔ میں نہیں جانتا۔ اگر مجھ سے دریافت کیا جاتا، تو میں یہی جواب دیتا۔ جو میں نے آج عدالت میں دیا ہے۔

سوال:۔ آپ نے اپنے بیان میں جن افراد دو کا ذکر کیا ہے، کیا آپ محکمہ اسلامیات اور ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ کے دفتر میں اس وقت موجود تھے۔ جبکہ ان کے مسودے تیار کئے جا رہے تھے؟

جواب:۔ نہیں میں وہاں موجود تو نہیں تھا، لیکن مولوی ابراہیم علی چشتی نے میرے سامنے یہ تسلیم کیا تھا۔ اور بالغ نظری کی داد چاہی تھی۔

جب میں میر نور احمد سے ان کے دفتر میں ملا۔ تو مجھے انہوں نے خاص طور پر بلایا تھا۔ انہوں نے مجھے کئی بار ہدایات دینے کے لئے بلایا۔ جن دنوں میں نے میر نور احمد سے ملاقات کی ان دنوں ختم نبوت کی تحریک زوروں پر تھی۔ اور مجھے یہ بتانے کے لئے بلایا گیا تھا۔ کہ ہم اخبار میں اس بات پر زور دیں۔ کہ لاقانونیت نہ ہو۔ جس سے صوبائی حکومت کو پریشانی ہو۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ "زمیندار" میں مضامین کے ذریعہ عوام پر اس بات پر زور دیا جائے۔ کہ صوبہ میں امن و امان قائم رہے۔

گواہ نے وضاحت کارانہ طور پر بتایا۔ کہ "زمیندار" جس طرح ختم نبوت کی تحریک چلا رہا تھا۔ اس کے متعلق مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو کئی بار یہ مشورہ دیا۔ کہ وہ "زمیندار" کے خلاف کارروائی کرے۔ اس کے بعد ہی مسٹر دولتانہ اور میر نور احمد نے مجھے بلایا۔ اور بتایا کہ "زمیندار" مسٹر دولتانہ کا اپنا اخبار ہے۔ اور اس وجہ سے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی۔ مسٹر دولتانہ اور میر نور احمد نے مجھے کہا۔ کہ ہم صوبائی حکومت کو پریشان کن پوزیشن میں نہ ڈالیں۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے، کہ ہم اخبار میں یہ لکھیں۔ کہ تحریک کو آئینی حدود میں رکھا جائے، اور یہ کہ عوام تشدد اور گڑبڑ سے باز رہیں۔ ایک دوسرے موقع پر مسٹر دولتانہ نے مجھے بتایا۔ کہ ان کو ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہؤا ہے۔ کہ وہ مولانا اختر علی خاں کو تنبیہہ کریں۔ کیونکہ وہ صوبہ میں گڑبڑ پیدا کر رہے ہیں۔ مسٹر دولتانہ نے مجھے کہا۔ کہ میں یہ مولانا اختر علی خاں تک پہنچا دوں۔ اور ان سے کہوں کہ وہ اس سلسلہ میں مسٹر دولتانہ سے ملیں۔

جب زمیندار نے احمدیوں کے خلاف تحریک شروع کی۔ تو اس کی اشاعت پانچ چھ ہزار تعداد بڑھ گئی۔

سوال:۔ آپ نے فوجی عدالت کو یہ کیوں نہیں بتایا۔ جو ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا خط موصول ہونے پر مسٹر دولتانہ نے آپ سے کرنے کو کہا؟

جواب:۔ اس بارے میں مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا گیا۔

سوال:۔ جب آپ شہادت دینے کے لئے عدالت میں آئے۔ تو عدالت سے باہر برآمدہ میں آپ نے مسٹر اسداللہ خاں ایڈووکیٹ کے ساتھ کتنا عرصہ گذارا؟

جواب:۔ میں نے صرف ان سے علیک سلیک کی۔

سوال:۔ کیا آپ نے اپنی شہادت کے متعلق کسی اور سے بات چیت کی؟

جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ اپنی شہادت کے بارے میں حکومت پنجاب کے وکیل چودھری فضل الٰہی سے کبھی ملے؟

جواب:۔ میں نے انہیں صرف آج دیکھا ہے۔ اور وہ بھی عدالت میں۔ میں اب بھی یہ نہیں جانتا۔ کہ آیا جس شخص نے مجھ سے حکومت پنجاب کی طرف سے سوالات دریافت کئے ہیں وہ چودھری فضل الٰہی ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے کسی پولیس افسر کے ساتھ شہادت کے متعلق گفتگو کی ہے؟

جواب:۔ نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے عدالت کا وہ اشتہار دیکھا۔ جس میں عوام سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ تحقیقاتی عدالت میں شہادت دیں؟

جواب:۔ ہاں میں نے وہ اعلان دیکھا ہے

سوال:۔ اس وقت آپ نے شہادت دینے کی کیوں پیشکش نہیں کی؟

جواب:۔ میں نے سوچا کہ فوجی حکام کے روبرو میں پہلے ہی بیان دے چکا ہوں۔ اور یہ کہ اگر عدالت نے مناسب سمجھا۔ تو مجھے بلائے گی۔ جب میں نے فوجی افسروں کے سامنے بیان دیا۔ تو مجھے ایسا کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔

مجلس احرار کی طرف سے مظہر علی اظہر کی جرح کا جواب دیتے ہوئے مسٹر اے۔ آر شبلی نے بتایا۔ کہ کراچی میں چودھری ظفراللہ خاں نے جو تقریر کی تھی، وہ اخبار نے مولانا ظفر علی خاں کی طرف سے مری سے ہدایات موصول ہونے پر اپنی مہم کو مضبوط بنانے کے لئے استعمال کی۔

سوال:۔ اس بیان کا آپ پر کیا ردّ عمل تھا؟

جواب:۔ میں نے اسے پوری طرح نہیں پڑھا۔

سوال:۔ مسجدوں میں گرفتاریوں سے کیا تحریک پر کوئی اثر پڑا؟

جواب:۔ جی ہاں - مولانا ظفر علی خاں نے ان گرفتاریوں کے بعد ہی بیان جاری کیا۔

سوال:۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ "زمیندار" میں آپ نے احمدیت کے خلاف کچھ مضامین لکھے۔ کیا آپ ایسا کوئی مضمون بتا سکتے ہیں؟

جواب:۔ تمام وہ مضامین جن پر مولانا اختر علی خاں کے دستخط نہیں۔ وہ میرے ہیں۔ اپنی ملازمت کے دوران میں میں نے سات سو مضامین لکھے۔ اگر میرے پاس "زمیندار" کی فائل ہو۔ تو میں بتا سکتا ہوں کہ احمدیت کے خلاف میرے مضامین کون سے ہیں؟

سوال:۔ اس دو سال کے عرصہ میں کیا آپ کبھی ملازمت سے غیر حاضر رہے؟

جواب:۔ ہاں جب میں بیمار تھا۔

سوال:۔ کیا آپ کوئی ایسا مضمون بتا سکتے ہیں۔ جو آپ نے اپنے اخبار میں احمدیت کے

خلاف لکھا ہو؟

جواب: جہاں تک میں قائل نہ دیکھوں میں ایسا نہیں کر سکتا بہرحال اتنا یقینی ہے۔ کہ میں نے اس موضوع پر دو چند ایک مضامین لکھے۔

سوال:۔ کیا ہفتہ ختم نبوت کے متعلق نمبر میں کوئی اشتہار کسی اور اخبار میں آپ کی نظر سے گذرا۔

جواب:۔ میں صرف زمیندار کے متعلق کہہ سکتا ہوں۔ اور کسی اخبار کے متعلق نہیں۔

مجلس عمل کی طرف سے مرتضیٰ احمد خان میکش نے آپ پر جرح کی۔ اور گواہ سے دریافت کیا۔ کہ وہ یہ بتائیں کہ جب مرکزی مجلس عمل نے وزیر اعظم کو الٹی میٹم دیا۔ تو وہ اس سے کتنی دیر پہلے مولانا داؤد غزنوی اور مرتضیٰ احمد خان میکش نے پنجاب مجلس عمل کے اجلاس میں آنا ترک کر دیا تھا۔

گواہ نے کہا۔ کہ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ کہ یہ اصحاب عید قربان کے بعد مجلس عمل کے اجلاس میں بہت کم آتے تھے۔

سوال:۔ کیا مولانا داؤد غزنوی اور مرتضیٰ احمد میکش نے ۲۶ جنوری کو مجلس عمل کے اجلاس میں شرکت کی تھی۔ جس کی کارروائی ۲۸ جنوری کے زمیندار میں شائع ہوئی۔

جواب:۔ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس اجلاس میں شرکت کی ہو۔ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ انہوں نے عید قربان کے بعد مجلس عمل کے بہت کم جلسوں میں شرکت کی۔

سوال:۔ کیا آپ نے مولانا اختر علی خان کی طرف سے زمیندار میں کوئی مضمون لکھا۔

جواب:۔ ان کی ہدایت کے بغیر میں نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ بہرحال یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات مولانا اختر علی خان نے مجھے چند موٹی موٹی باتیں بتا دیں۔ اور وہ مضمون ان کے نام پر شائع ہوا۔

سوال:۔ ۷ رجولائی ۵۲ء کے زمیندار میں جو مضمون ہے۔ وہ آپ نے لکھا ہے؟

جواب:۔ ہو سکتا ہے۔ مولانا اختر علی خان کی ہدایت پر یہ مضمون جو مولانا اختر علی خان کے نام پر ہے میں نے ہی لکھا ہو۔

سوال:۔ آپ کا اپنا نظریہ کیا ہے؟ کیا نیا یا پرانا کوئی نبی آئے گا؟

جواب:۔ میں نے اس پر کبھی غور نہیں کیا۔

سوال:۔ کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ لاہوری پارٹی کا یہ نظریہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آئے گا؟

جواب:۔ میں نے احمدیوں کے دونوں فرقوں میں سے کسی کے نظریات کا مطالعہ نہیں کیا۔

عدالت کی اجازت کے بعد مسٹر یعقوب علی خان کی مزید جرح کے جواب میں گواہ نے اس سوال کے جواب میں کہ آیا زمیندار میں اُن کے جو مضامین شائع ہوتے ہیں وہ اُن کا اپنا نظریہ پیش کرتے ہیں یا وہ پرو پرائیٹر کی ہدایت پر لکھے جاتے ہیں۔ گواہ نے بتایا کہ میں ایک صحافی ہوں جو پرو پرائیٹر کہے وہ کرنا پڑتا ہے۔

سوال:۔ مولانا مودودی نے جو اس عدالت میں تحریری بیان دیا ہے۔ کیا آپ اس پر ملت میں کوئی تبصرہ کر رہے ہیں؟

جواب:۔ نہیں۔

"ملت" احمدیوں کے حق میں یا ان کے خلاف کچھ شائع نہیں کر رہا۔ دوسرے بہت سے اخبارات کی طرح ملت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا وہ بیان شائع کر رہا ہے۔ جو انہوں نے مولانا مودودی کے بیان کے جواب میں عدالت میں پیش کیا۔ مولانا مودودی کا بیان بھی ملت میں شائع ہوا تھا۔

مسٹر فضل الٰہی کی مزید جرح کے جواب میں گواہ نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ۸ نومبر سے ۱۵ نومبر تک کے ہفتہ میں ختم نبوت۔ کی تحریک کے سلسلہ میں متعدد کانفرنسیں ہوئیں۔ میں نے ۸ نومبر ۵۲ء کے زمیندار میں یہ رپورٹ دیکھی تھی۔ کہ اس عرصہ میں بہت سے مقامات پر متعدد کانفرنسیں اور جلسے ہوں گے۔

عدالت کی اجازت سے مسٹر اسد اللہ خان نے گواہ کو ۱۹ اگست ۱۹۳۶ء کے الفضل میں سے چند اشعار کا جواب کی تحریر دکھائی۔ اور اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا ان دو اشعار کو اس مضمون میں زیر بحث نہیں لایا گیا۔ جو مبینہ طور پر ان کے والد نے لکھے ہیں۔ گواہ نے اثبات میں جواب دیا۔ اور کہا کہ پہلا سوال ان میں سے ایک شعر کے متعلق ہے۔ جو میرے والد نے لکھے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا یہ شعر

محمدؐ پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کے نظریہ سے تضاد نہیں رکھتا۔ جواب دیا گیا ہے کہ اگر شعر کا مطلب یہ ہے۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا مرتبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ تو یہ کفر ہے۔ اور اگر اس کا مطلب مرزا غلام احمد صاحب کے زمانہ میں تبلیغ اسلام سے ہے۔ تب یہ شعر عین قرآن کے مطابق ہے۔ اگرچہ جو اس میں الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ غیر مدبرانہ حد ادب سے گرے ہوئے ہیں۔

سوال:۔ کیا میجر نذیر احمد جنہوں نے آپ کا بیان قلمبند کیا تھا۔ وہی ہیں جو راولپنڈی کے مقدمہ سازش میں ماخوذ تھے اور جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ احمدی ہیں؟

جواب:۔ نہیں

راجہ غضنفر علی خان دہلی کے لئے روانہ ہو گئے

لاہور ۱۵ رنومبر۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خان یہاں پانچ دن قیام کرنے کے بعد آج بذریعہ کار نئی دہلی کیلئے روانہ ہو گئے۔

مشرقی پنجاب میں اس وقت بھی اردو کو زبردست مقبولیت حاصل ہے

نئی دہلی ۱۵ رنومبر۔ ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کی آبادی میں شرح پیدائش ۵ فی صد اضافہ کے باوجود ۵ فی صد کی کمی ہوتی ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستانی پنجاب سے مغربی پنجاب جانے والے مسلمانوں کی تعداد مغربی پاکستان سے آنے والے ہندوؤں اور سکھوں سے ۲۱ لاکھ زیادہ ہے۔ ایک اور قابل ذکر امر یہ ہے۔ کہ ہماچل پردیش کی ریاست بلاسپور کے ۱۴۹۸ مسلمانوں میں سے ۱۳۹۴ مسلمان بہیں ہیں۔ ہندوستانی پنجاب کے اس علاقہ میں جہاں پنجابی بولی جاتی ہے۔ اس وقت بھی اتنی ہزار مسلمان موجود ہیں۔ یہ زیادہ ضلع مالیر کوٹلہ میں آباد ہیں۔ ہندوستانی پنجاب میں اس وقت اُردو صحافت کا بہت بڑا مرکز ہے یہاں اُردو کو زبردست مقبولیت حاصل ہے یکم جنوری ۱۹۵۱ء کو پنجاب میں ۲۶ اُردو روزنامے ۲ پنجابی روزنامے اور ایک ہندی روزنامہ ۴۰ انگریزی رسالے۔ ۴۲ اُردو رسالے۔ ۹۴ ہفتہ وار اُردو پرچے پنجاب میں شائع ہو رہے تھے۔ پنجابی کے رسالوں اور ہفتہ وار پرچوں اور رسالوں کی مجموعی تعداد فقط ۴۴ تھی۔

مراکو میں فرانسیسی حکومت کے خلاف پھر جنگ آزادی شروع ہو گئی

پیرس ۱۵ رنومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ مراکو میں فرانسیسی حکومت کے خلاف پھر سے جنگ آزادی شروع ہو گئی ہے۔ دوبارہ ایک فرانسیسی اخبار کا بیان ہے۔ کہ استقلال پارٹی نے جو مراکو کی جنگ آزادی چلا رہی ہے۔ ایک کمیشن بنایا ہے۔ جس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ فرانس کے افسروں کو چن چن کر قتل کرے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مراکو کے جن پانچ باشندوں کو فوجی عدالت نے موت کی سزا دی تھی۔ اُسے فرانس کے صدر موسیو اوریال نے عمر قید کی سزا میں بدل دیا ہے۔

۲۲ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ اسحاق سے ملاقات کی۔ آپ نے ڈھاکہ قادم کا بھی معائنہ کیا۔ آپ ۱۸ رنومبر تک یہاں قیام کریں گے۔ آپ مختلف علاقوں کا دورہ کر کے امریکی امداد کے مصرف کا جائزہ لیں گے۔

وزیر اعظم آج پنجاب جا رہے ہیں

کراچی ۱۵ رنومبر۔ وزیر اعظم محمد علی اور بیگم محمد علی کل صبح پنجاب کے دس روزہ دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ تبدیل آب و ہوا کی غرض سے بڑی کی ہیڈ کوارٹرز جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الحق کراچی یونیورسٹی میں اعزازی پروفیسر مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۱۵ رنومبر۔ بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبد الحق صدر کل پاکستان انجمن ترقی اُردو کراچی یونیورسٹی میں اُردو کے اعزازی پروفیسر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ پی۔ ایچ۔ ڈی کے متعلمین کی تحقیقی کام میں رہنمائی کیا کریں گے۔

ڈھاکہ ۱۵ رنومبر۔ پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر ہوریس ایلڈریڈ پہلی بار مشرقی پاکستان کے دورہ کے سلسلہ میں کل یہاں پہنچے آپ نے آج صبح مشرقی بنگال کے چیف سیکرٹری مسٹر

حکومت پاکستان نے "ڈان" اور "ایوننگ اسٹار" کو سرکاری مراعات سے محروم کر دیا

کراچی ۵ ار نومبر۔ حکومت پاکستان نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ پچھلے ہفتوں میں ڈان اور ایوننگ اسٹار کراچی میں اشتعال انگیز مضامین مسلسل اشاعت پذیر ہوئے ہیں۔ حکومت کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ یہ تمام مضامین جائز نکتہ چینی کی حدود سے متجاوز ہو گئے ہیں۔ یہ مضامین حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے اور وہ اقعات پیدا کرنے کا باعث ہیں۔ اور ملک کے ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے خلاف اکساتے ہیں۔ اس لئے حکومت نے پبلک مفاد کے پیش نظر یہ طے کیا ہے۔ کہ ان اخبارات کے خلاف حسب ذیل قدم اُٹھایا جائے۔

(۱) اب تک حکومت ان اخبارات کی جو سرپرستی کرتی تھی۔ اُسے ختم کر دیا جائے گا۔ یعنی یہ کہ ان اخبارات میں سرکاری اشتہارات شائع ہوں گے۔ سرکاری دفاتر ان اخبارات کی جو کاپیاں خریدتے ہیں۔ وہ آئندہ نہ خریدی جائیں گی۔ اور پیشگی ہو چکی ہیں۔ ایک دم واپس لے لی جائیں گی۔

(۲) ان اخبارات کا کوئی رکن۔ نمائندہ یا سٹاف رپورٹر آئندہ سے کسی سرکاری دفاتر میں داخل نہ ہو سکے گا۔ نہ کسی سرکاری تقریب میں۔ جیسے پریس کانفرنس وغیرہ مدعو کیا جائے گا۔ حکومت کی اس کارروائی سے کسی اُس اقدام پر اثر نہیں پڑے گا جس کے قانوناً یہ اخبارات نشانہ بن سکتے ہیں۔

متروکہ املاک کے بارے میں پھر سے بات چیت کیجائے

بھارت کا پاکستان کو ایک مراسلہ

نئی دہلی ۵ ار نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت پاکستان کو ایک مراسلہ لکھا ہے۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ حکومت پاکستان متروکہ املاک کے مسئلہ سے متعلق حکومت ہند سے پھر بات چیت شروع کرے۔ اس مراسلہ میں لکھا ہے کہ یہ مذاکرات شروع ہونے بہت ضروری ہیں۔ اس لئے کہ ان کا لاکھوں انسانوں کی زندگی سے ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

الہامی دعائیں

دیتے ہیں۔ مگر الہام الٰہی نے جن الفاظ کا انتخاب کیا ہے۔ وہ سب ضروری ہیں۔ اور ہمیں چاہیئے کہ علاوہ اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ان الفاظ سے بھی اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔

وہ الہامات یہ ہیں:-

(۱) الحمد للّٰہ الذی اذھب
عنی الحزن و اٰتانی مالم یؤت
احدٌ من العالمین سنة ۱۸۹۶ء

(ترجمہ) اُس خدا کی تعریف ہے جس نے میرا غم دور کیا۔ اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔

(۲) الحمد للّٰہ الذی
اخرجنی من النار۔ سنة ۱۹۰۴ء

(ترجمہ) سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے جس نے مجھ کو آگ سے نکالا۔

نہرو نے محمد علی کو جواب بھجوا دیا

نئی دہلی ۵ ار نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے پنڈت نہرو کو جو یہ خط لکھا تھا کہ جلد از جلد ان کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لایا جائے جو کشمیر کے ناظم کے تقرر کے سلسلہ میں وزراء اعظم کو مشورہ دیں۔ اس کا پنڈت جی نے جواب دیدیا ہے۔ کہ ان مشاورتی کمیٹیوں کے تقرر سے پہلے ماہر کمیٹیوں کا اجلاس ہونا چاہیئے۔ تاکہ یہ طے کریں۔ کہ مشاورتی کمیٹی کیا غور کرے گی۔

۹ تیونسیوں کو سزائے موت

تیونس ۵ ار نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ عسکری عدالت نے ۹ تیونسیوں کو موت کی سزا دی ہے۔ مجرموں نے ایک فوجی افسر کو ہلاک کرنے کے علاوہ ملٹری کانوائی پر حملہ کیا تھا

بنگال کمیونسٹ پارٹی انتخاب میں مسلم لیگ کے خلاف متحدہ محاذ بنا رہی ہے

ڈھاکہ ۵ ار نومبر۔ مشرقی بنگال کمیونسٹ پارٹی کے ضلعی نمائندوں کے اجتماع میں جو یہاں ہوا۔ یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ پارٹی کو مشرقی بنگال کے آئندہ انتخابات میں شرکت کرنی چاہیئے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ پارٹی کو مشرقی بنگال کے آئندہ انتخابات میں شرکت کرنی چاہیئے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ پارٹی کو اس مقصد کے لئے دوسری جمہوری جماعتوں سے اتحاد کر کے مسلم لیگ کے خلاف متحدہ محاذ بنانا چاہیئے۔ جلسہ میں انتخابی منشور بھی طے کیا گیا جو عنقریب شائع ہو گا

اطالوی کوہ پیما پاکستان آئینگے

لندن ۵ ار نومبر۔ کل رات روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ایک اطالوی مہم کو کے ۲ پر چڑھنے کی اجازت دی ہے۔ یہ مہم آئندہ سال اپریل اور ستمبر کے درمیانی عرصہ میں چوٹی کو سر کرنے کی کوشش کرے گی۔ مہم کے قائد پروفیسر آرڈیٹو ڈیسو ہوں گے جو اس سال ستمبر کے مہینہ میں پہاڑی کا جائزہ لے چکے ہیں۔ سامان رسد و دیگر لوازمات کے علاوہ پارٹی میں سات کوہ پیما پانچ سائنسدان ہوں گے جو شمالی کشمیر سے بھرتی کئے جائیں گے۔

پنجاب اسمبلی کا موسم خزاں کا جلسہ

لاہور ۵ ار نومبر۔ پنجاب اسمبلی کا خزاں کا جلسہ جو دس دن جاری رہیگا۔ ۳۰ نومبر کو بجے شام شروع ہو گا۔

ہم پاکستان اور امریکہ میں معاہدہ کی خبر سے سخت پریشان ہیں (نہرو کا اعلان)

نئی دہلی ۵ ار نومبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک فوجی معاہدہ کا مسئلہ بھارت کیلئے گہری پریشانی کا سبب ہے۔ اور اس سے جنوبی ایشیا کے نظام میں زبردست تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی۔ پنڈت نہرو نے پاکستان کے مسائل پر دیر تک بحث کی اور کہا۔ جہاں تک دستور کا تعلق ہے۔ مجھے ایک عام انسان کی حیثیت سے پاکستان کے دستور کے اس رجحان کو دیکھ کر سخت افسوس ہوا۔ جس کی بنیاد قرون وسطیٰ کے تصور پر رکھی ہوئی ہے آپ نے کہا کہ پاکستان میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان سے اقلیتوں کو سخت پریشانی لاحق ہو گی اور پاکستان کے رجعت پرستوں کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔

اس سوال کے جواب میں کہ امریکہ اور پاکستان میں فوجی معاہدہ کے متعلق افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ پاکستان چاہے۔ تو وہ امریکہ کو اڈے بھی دے سکتا ہے۔ غیر ملکی فوجیں بھی بلا سکتا ہے۔ بلکہ اپنی آزادی کو بھی بیچ سکتا ہے۔ یا محدود بھی کر سکتا ہے۔ کہ ہم اس میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتے۔ مگر چونکہ اس اقدام کے نتائج خوفناک ہوں گے۔ اس لیے ہم تمام صورت حال کا گہری نظر سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہم نے واشنگٹن کو اپنے خیالات بتا دیے ہیں۔ اور نئی دہلی میں بھی مختلف سفراء سے بات چیت ہو چکی ہے۔ پنڈت نہرو نے نوآبادیاتی نظام کی سخت مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ اس صورت حال سے ایشیا اور افریقہ کے بہت سے لوگ متردد ہیں۔ پچھلے ہفتہ مسلم کنونشن کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نے کہا۔ کہ یہ شرپسندانہ تھا۔ اور اس سخت لفظ کے استعمال پر معذرت چاہی۔ میں نے اس کنونشن کی اطلاعات پاکستانی اخبارات میں پڑھی ہیں۔ اور دوسرے ذرائع سے بھی مجھے خبریں ملی ہیں۔ جہاں تک تعداد اور اہمیت کا سوال ہے۔ یہ کنونشن قطعی ناقابل ذکر ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس کنونشن نے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ شرانگیز ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ شیخ عبداللہ اور بخشی غلام کے باہمی اختلافات دور ہو جائیں۔ مگر بہرحال یہ کام خود اہل کشمیر کو کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ نیشنل کانفرنس کے صرف دس فی صد آدمی بخشی کے مخالف ہیں مگر من حیث المجموع نیشنل کانفرنس بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ پاکستان کے دستور کا مسئلہ سو پاکستانی خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان کا دستور کیسا ہو۔ مگر ایک انسان پاکستان کے ایک ہمسایہ اور ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو تقسیم سے پہلے پاکستان کے بہت قریب رہا ہے۔ میرا اس سے تعلق ہے۔ مجھے سخت افسوس ہے کہ پاکستان میں ایسی ذہنیت ترقی کر رہی ہے جسے جدید زندگی کے تقاضوں کے پیش نظر سمجھنا بہت مشکل ہے۔ یہ تو بالکل رجعت پسندانہ اور غیر جمہوری تصور ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ پاکستان کے دستور کے متعلق بھارتیوں کا تاثر یہ ہے۔ کہ اس دستور کے ذریعہ پاکستان میں شہریوں کے دو طبقے پیدا کر دیئے ہیں۔ ایک طبقہ وہ ہے جسے ترقی کے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔ اور دوسرا وہ کہ جنہیں کم مواقع حاصل ہوں گے۔ نیز اس سے اقلیتوں میں جنہیں کم مواقع حاصل ہوں گے احساس کمتری پیدا ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے۔ مگر اقلیتیں بالکل نظر انداز ہو جائیں گی۔ اور ان کا کوئی مستقبل باقی نہ رہے گا۔

نصاب تعلیم اور طلباء کی روزانہ زندگی میں مطابقت کی ضرورت

لاہور ۵ ار نومبر۔ پنجاب کے ہیڈ ماسٹروں کی ایسوسی ایشن کی دو روزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے کہا کہ ملک کے قدرتی وسائل سے عوام الناس کو فائدہ پہنچانے کے لئے ابھی بہت سے ماہرین کی ضرورت ہے۔ صوبہ کے معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے آپ نے کہا کہ عمدہ کام کو کثرت کار پر ترجیح دینا چاہیئے۔ آپ نے تسلیم کیا۔ کہ اُستاد کی عظمت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مالی وسائل بہتر ہوں لیکن زیادہ حد تک اُستاد کی عظمت اُس کی صلاحیت کا دارومدار اس کی شخصیت پر منحصر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نصاب تعلیم اور طلباء کی روزانہ زندگی میں مطابقت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم شیخ محمد شریف نے تعلیمی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اُستاد کا فرض ہے۔ کہ وہ طلباء کو اپنی شخصیت نمایاں کرنے میں راہنمائی کرے۔ آپ نے تعلیمی نمائش کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر اس کام کے لئے مالی مشکلات پیش آئیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تعلیمی نمائش میں سکے، ٹکٹ، نقشے اور چارٹ وغیرہ رکھے گئے تھے۔